## سوال

فوٹوگرافی کا حکم

## جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

1۔ گزارش ہے کہ میں فوٹوگرافی کرتا ہوں ۔ قرآن وسنت کی روشنی میں بتائیں کہ یہ کتنا بڑا جرم ہے یا ہو سکتا ہے ۔ ؟ علاوہ ازیں جس آدمی کی فوٹو بنائی جاتی ہے وہ بھی اس جرم میں برابر کا شریک ہے یا نہیں ۔ کیونکہ اکثر علماء اہلحدیث ، دیوبندی اور بریلوی کے فوٹو بنانے کا بھی موقع ملتا ہے جیسا کہ رشوت دینے ا

2۔ مصوری کے ذریعے روزی کمانا حلال ہے یا حرام ؟ آج کل تصویر زندگی کا اہم حصہ بن چکی ہے جس کے بغیر کام نہیں چلتا مثلاً شناختی کارڈ ، پاسپورٹ وغیرہ اس کے متعلق کیا حکم ہے ؟ جو تصاویر فالتو قسم کی بنوائی جاتی ہیں مثلاً شادی بیاہ ، منگنی ، سیر و تفریح ، سکول و کالج کے کسی پروگرام پر ان کے بارے می

---

# الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

تہ!

مد!

رآن وسنت کے قطعی دلائل کی رو سے بالکل حرام ہے اور گناہ کبیرہ ہے دور حاضر میں تصویر سازی کی لعنت اس قدر عام ہو چکی ہے کہ اسمبلی سے لے کر ایک کچی جھونپڑی تک ہمارے ملک کے در و دیوار تصاویر سے آٹے ہوئے نظر آتے ہیں ۔ اور جا بجا تصاویر کو آویزاں کر کے اللہ کی رحمت سے دوری اور لعنت

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : "أُولَئِكَ قَوْمٌ إِذَا مَاتَ فِيهِمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ أَوِ الْعَبْدُ الصَّالِحُ بَنَوْا عَلَى قَبْرِهِ مَسْجِدًا ، وَصَوَّرُوا فِيهِ تِلْكَ الصُّوَرَ ، أُولَئِكَ شِرَارُ الْخَلْقِ "

(متفق علیہ مشکوۃ مع تنقیح الرواۃ 3/255)

ں کتاب میں جب کوئی نیک آدمی مرجاتا تو اس کی قبر پر مسجد بنا دیتے پھر اس میں یہ تصویریں رکھتے ۔ یہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں بدترین لوگ ہیں ۔ "

ں نواب صدیق الحسن خان رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب "الدین الخالص "میں فرماتے ہیں :

ی الشرک فی الأمم ولم یدخل فیھم الامن باب التصویر"

(تنقیح 3/252)

ں شرک کا پھیلاؤ اور داخلہ تصویر کی جانب سے ہوا ۔ "

ں طرح شارح بخاری حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ راقم ہیں ۔

ری 8/17)

ژ امتوں میں کفر کی بیماری تصویروں کے ذریعے داخل ہوئی ۔ "

عریانی ، بے حیائی و بے پردگی کا سیل رواں تمام حدود پھلانگ چکا ہے ۔ ہر آدمی جانتا ہے کہ یہ سارا فتنہ تصاویر کا شاخسانہ ہے اور یہ پورا سیلاب وی سی آر ، ٹی وی ، گندے اخبارات و سائل کے ذریعے عروج پکڑ رہا ہے ۔ تصویر کی حرمت پر دلائل بے شمار ہیں چند ایک درج کئے جاتے ہیں سیدہ عائشہ رضی اللہ تعا

"أَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِينَ يُضَاهُونَ بِخَلْقِ اللَّهِ" (متفق علیہ)

لے دن سخت ترین عذاب ان لوگوں کو ہوگا جو اللہ تعالیٰ کی صفت تخلیق میں نقل اتارتے ہیں ۔ "

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ۔

مَّنْ ذَهَبَ يَخْلُقُ خَلْقًا كَخَلْقِي فَلْيَخْلُقُوا ذَرَّةً أَوْ لِيَخْلُقُوا حَبَّةً أَوْ لِيَخْلُقُوا شَعِيرَةً" (متفق علیہ)

ا ظالم کون ہے جو عمل تخلیق میں میرا مقابلہ کرے ۔ انہیں چاہیے کہ ایک چیونٹی یا ایک گندم یا جو کا ایک دانہ پیدا کر کے دکھائیں ۔ "

صاحب تنقیح الرواۃ رقم طراز ہیں کہ :

"وفیہ حرمة التصویر وانہ من اعظم المعاصی والمناہی لانہ تشبہ بالخالق "(3/253)

یث میں تصویر کی حرمت پر دلیل ہے اور یقیناً یہ سب سے بڑے گناہوں اور منع کردہ اشیاء میں سے ہے اس لیے کہ اس میں خالق کے ساتھ مشابہت ہے ۔ "

عنہا سے مروی ہے کہ انھوں نے گھر کے ایک طاقچے میں ایسا پردہ لٹکا دیا جس میں تصویریں تھیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پھاڑ دیا ۔ میں نے اس کے تکیے بنا دیئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں ان پر بیٹھا کرتے تھے ۔ (متفق علیہ)

ں 2/651) طبع ہند 1312ھ :

"وعید لمن استعملہ فمن صنع التصویر فقد تشبہ بالخالق فی امر لیس لغیرہ ومن استعملہ فکانما رضی بفعل المصور والحدیث وان ورد فی النمرقة لکنہ یشمل کل شئی فیہ تصویر سواء کان من جنس الثیاب والوسائد والمرافق او من جنس الاوانی اوالسلاح اولکتب وسواء صنعہ بعمل الید او بذریعہ آلة لہ لصدق اطلاق التصویر علی ما حصل باعمال

واستعمال کرنے والے کے لیے وعید ہے۔جس نے تصویر بنائی اس نے خالق کے ساتھ اس کام میں مشابہت کی جو اس کے علاوہ کسی کے لیے جائز نہیں اور جس شخص نے (مصور کی بنائی ہوئی) تصویر کو استعمال کیا گویا کہ وہ مصور کے فعل سے راضی ہے اور حدیث اگرچہ تکیہ کے متعلق وارد ہوئی ہے لیکن یہ ہر ا

ضح سے معلوم ہوا کہ تصویر بنانے والے خواہ وہ تصویر ہاتھ سے بنائیں یا آلے کے ذریعے اس کے استعمال کرنے والے دونوں قسم کے افراد اس وعید کے مستحق ہیں جو حدیث میں وارد ہوئی ہے ۔ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ :

مَن صَوَّرَ صُورَةً فِي الدُّنيَا كُلِّفَ أَن يَنْفُخَ فِيهَا الرُّوحَ يَومَ القِيَامَةِ وَلَيسَ بِنَافِخٍ" (بخاری)

نے کوئی تصویر بنائی اسے عذاب دیا جائے گا اور اس بات کا مکلف ٹھہرایا جائے گا کہ وہ اس تصویر میں قیامت کے دن روح پھونکے اور وہ پھونکنے والا نہیں ہوگا ۔ "

للہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

کَۃُ بَیْتاً فِیہ کَلْبٌ، وَلاَصُورَةٌ" (متفق علیہ)

ں کتا اور تصویریں ہوں اس میں (رحمت کے فرشتے) داخل نہیں ہوتے ۔ "

سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شدت غم کی بنا پر خاموشی سے صبح کی اور فرمایا رات میرے پاس جبرئیل امین علیہ السلام نے آنے کا وعدہ کیا تھا وہ نہیں آئے اللہ کی قسم !اس نے مجھ سے کبھی بھی وعدہ خلافی نہیں کی ۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں یہ خطرہ لاحق ہوا کہ رات جبرئیل علیہ السلام میرے پا

دْخُلُ الْمَلاَئِكَةُ بَیْتاً فِیہ کَلْبٌ، وَلاَصُورَةٌ "جس گھر میں کتا یا تصویر ہو، ہم وہاں داخل نہیں ہوتے (مسلم)

ے السوائی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ :

لعن آکل الربا وموکلہ ، والواشمۃ والمستوشمۃ ، والمصور"

ب من لعن المصور)

لی اللہ علیہ وسلم نے سود کھانے والا اور سود کھلانے والا جسم گودنے والی اور جسم گدوانے والی اور تصویر بنانے والے پر لعنت کی ہے "

دیث سے یہ بات عیاں ہوگئی ہے کہ تصویر بنانے والے افراد قیامت کے روز سخت ترین عذاب میں بتلا ہوں گے اور ان تصویروں میں روح پھونکنے کے لیے انہیں کہا جائے گا لیکن وہ ان میں روح نہیں پھونک سکیں گے ۔ تصویر بنانا اللہ تعالیٰ کے ساتھ صفت خلق میں مشابہت ہے اور اس فعل پر نبی مکرم صا

ں 1/273 "میں رقم طراز ہیں کہ :

انے والا اور اس کے اس فعل پر راضی ہونے والا اور اس فعل کو دیکھ کر اس پر طاقت رکھنے کے باوجود منع نہ کرنے والا سب اس گناہ میں شریک ہیں ۔ "

، جان اشیاء کی تصاویر جیسا قدرتی مناظر وغیرہ کی شرع میں اجازت ہے جیسا کہ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا :

ت لابد فاعلا فاصنع الشجر ومالا روح فیہ" (متفق علیہ)

ویر بنانی ہی ہو تو درخت اور جس چیز میں روح نہیں اس کو بناؤ ۔ "

ی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ :

النووي – رحمہ اللہ - : "قال أصحابنا وغيرهم من العلماء : تصوير صورة الحيوان حرام شديد التحريم ، وهو من الكبائر؛ لأنه متوعد عليه بهذا الوعيد الشديد المذكور في الأحاديث ، وسواء صنعه بما يمتهن أو بغيره فصنعته حرام بكل حال؛ لأن فيه مضاهاة لخلق الله تعالى ، وسواء ما كان في ثوب أو بساط أو درهم أو دينار أو فلس أو إناء أو حائط أو غير

وسرے علماء نے فرمایا کہ جاندار کی تصویر بنانا سخت حرام اور کبیرہ گناہوں میں سے ہے اس لیے کہ اس پر بڑی سخت وعید وارد ہوئی ہے جو احادیث میں مذکور ہے اور وہ تصویر خواہ ذلیل کرنے کے لیے بنائی گئی ہو یا کسی دوسری غرض کے لیے اس کا بنانا ہر حال میں حرام ہے اس لیے کہ اس میں اللہ تعالیٰ کی صف

ں کے دو سطروں کے بعد مزید فرماتے ہیں :

'ولا فرق في هذا كله بين ما له ظل وما لا ظل له.
هَذَا تَلْخِيصُ مَذْهَبِنَا فِي الْمَسْأَلَةِ ، وَبِمَعْنَاهُ قَالَ جَمَاهِيرُ الْعُلَمَاءِ مِنَ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِينَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ ، وَهُوَ مَذْهَبُ الثَّوْرِيِّ وَمَالِكٍ وَأَبِي حَنِيفَةَ وَغَيْرِهِمْ .
وَقَالَ بَعْضُ السَّلَفِ إِنَّمَا يَنْهَى عَمَّا كَانَ لَهُ ظِلٌّ ، وَلَا بَأْسَ بِالصُّوَرِ الَّتِي لَيْسَ لَهَا ظِلٌّ . وَهَذَا مَذْهَبٌ بَاطِلٌ فَإِنَّ السِّتْرَ الَّذِي أَنْكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّورَةَ فِيهِ لَا يَشُكُّ أَحَدٌ أَنَّهُ مَذْمُومٌ ، وَلَيْسَ لِصُورَتِهِ ظِلٌّ مَعَ بَاقِي الْأَحَادِيثِ الْمُطْلَقَةِ فِي كُلِّ صُورَةٍ" (شرح مسلم نووی 2/199)

یا بے سایہ (صرف نقش) میں کوئی فرق نہیں (یعنی دونوں حرام ہیں) اسلاف میں ہے بعض نے کہا کہ سایہ دار (ذی جسم) تصویر سے منع کیا جائے گا اور بے سایہ (نقش والی) میں کوئی حرج نہیں لیکن یہ مذہب باطل ہے اس لیے کہ جس پردہ کی تصویر پر نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نکیر فرمائی یقیناً وہ تصویر مذمو

لی اس توضیح سے معلوم ہوا کہ جس طرح سایہ دار یعنی جسم والی مورتیاں وغیرہ منع ہیں اسی طرح جسم کے بغیر جو کپڑے میں منقش کی جاتی ہیں جس طرح دور حاضر میں پرنٹنگ کے ذریعے تصاویر بنائی جاتی ہیں یہ بھی بالکل منع اور حرام ہیں ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو جو پردہ پر بن

یاد رہے کہ ویڈیو کے ذریعے بنائی گئی تصویر کا بھی یہی حکم ہے کیونکہ ویڈیو کیسٹ کے فیتے پر تصویر محفوظ ہوتی ہے جب جی چاہے اسے ٹی وی کی سکرین پر دیکھا جا سکتا ہے یہ تصویر اصل کے تابع نہیں یعنی عکس کی طرح اصل کے غائب ہونے سے یہ غائب نہیں ہوتی بلکہ محفوظ و پائیدار ہوتی ہے اس لیے عکس ۔

مختصر یہ کہ زیادہ سے زیادہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ سائنس کی ترقی نے تصویر سازی میں جدت پیدا کر دی ہے ۔ یعنی ایک انوکھا طریقہ ایجاد کر دیا ہے بہر کیف تصویر بہر صورت حرام ہے گناہ کبیرہ ہے ۔ خواہ تصویر کسی عالم کی ہو یا جاہل کی جسم دار ہو یا منقش ، میری تصویر ہو یا آپ کی ۔ شرعی لحاظ سے بالکل ناجائز و حرام ۔

دور حاضر میں جبکہ حکومت بالکل اسلام سے عاری ہے اور ملک میں رہنے والے افراد پر یہ پابندی عائد ہے کہ وہ اپنا شناختی کارڈ بنوائیں اور تمام اداروں میں کام کرنے کے لیے شناختی کارڈ وغیرہ کے بغیر حکومت کوئی بات نہیں سنتی تو ایسے عالم میں اتنی تصویر بنانا جس کی ضرورت ہے اس طرح جائز ہے۔جس ط

ﰿ ۱۷۳... سورة البقرة

ا ہوا) خون اور سور کا گوشت اور ہر وہ چیز جس پر اللہ کے سوا دوسروں کا نام پکارا گیا ہو حرام ہے پھر جو مجبور ہو جائے اور وہ حد سے بڑھنے والا اور زیادتی کرنے والا نہ ہو، اس پر ان کے کھانے میں کوئی گناہ نہیں، اللہ تعالیٰ بخشش کرنے والا مہربان ہے "

ں 1997)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

آپ کے مسائل اور ان کا حل

جلد 2۔کتاب البیوع۔صفحہ 470

محدث فتویٰ